بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر پر جانا ہو تو عصر کی نماز سایہ ایک مثل ہونے کے بعد پڑھ سکتے ہیں ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا ارادہ بعد نماز ظہر سفر کا ہے۔ سفر کی نوعیت اس طرح ہے کہ عصر (حنفی) کا انتظار کرتا ہے تو نماز عصر قضا ہو جائے گی، کیونکہ دوران سفر ایسی سہولت حاصل نہیں کہ گاڑی کو رُکوا کر یا گاڑی میں بیٹھے بیٹھے نماز ادا کر سکے تو کیا ایسی صورتحال میں بجائے نماز عصر قضاء کرے، تو کیا وہ مثل اول میں عصر کی نماز ادا کر سکتا ہے ؟ یا چونکہ ہم حنفی ہیں تو ہم بجائے عصر کو مثل اول میں ادا کرنے کے عصر کی نماز قضا کرنے کو ترجیح دیں ؟ برائے کرم رہنمائی فرمائیں۔

جواب

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق عصر کی نماز کا وقت "ہر شے کے سایہ اصلی کے علاوہ دو مثل ہونے کے بعد" سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما) کے نزدیک نماز عصر کا وقت سایہ اصلی کے علاوہ سایہ کے ایک مثل ہونے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ صاحبین کے قول کے مقابلے میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول اصح، ارجح اور احوط ہے۔ لہذا اگر مثل اول کے بعد عصر کی نماز ادا کی، تو ادا ہی نہیں ہوگی، فرض ذمے پر باقی رہے گا اور اُسے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ اگر مثل ثانی کے بعد نہ پڑھی اور عصر کا وقت ختم ہو گیا تو نماز کی قضا لازم ہوگی اور قضا کا گناہ الگ ہوگا جس سے توبہ کرنی ہوگی۔

یہ تو عام حالات سے متعلق حکم ہے۔ البتہ اگر کسی شخص کو سفر درپیش ہو اور اُسے یقین یا ظن غالب کے ساتھ معلوم ہو کہ اگر مثلِ اول کے بعد نماز عصر ادا نہیں کرے گا، تو دورانِ سفر مثل ثانی کے بعد اس کیلئے نمازِ عصر ادا کرنا ممکن نہیں ہوگا اور اُس کی نمازِ عصر قضا ہو جائے گی، تو اِس صورت میں ایسے شخص کو رُخصت ہوگی کہ وہ صاحبین کی تقلید کرتے ہوئے مثلِ اول کے بعد ہی نمازِ عصر ادا کر لے، اُس کی نمازِ عصر ادا ہو جائے گی اور دوہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ البتہ اگر دوران سفر اُسے موقع مل جائے، یا عصر کا وقت ختم ہونے سے پہلے سفر بھی ختم ہو جائے تو مثل ثانی کے بعد نمازِ عصر دوبارہ ادا کر لے تاکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر بھی اس کی نماز درست ہو جائے، ورنہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے مذہب پر تو اُس کی نماز عصر درست ہو ہی گئی ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے، جبکہ صاحبین کے قول کے مطابق ایک مثل کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ جوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری میں ہے :

"(قوله: وأول وقت العصر إذا خرج وقت الظهر على القولين) أي على اختلاف القولين عند أبي حنيفة بعد المثلين وعندهما بعد المثل"

ترجمہ : ان کا قول کہ عصر کے وقت کی ابتدا اس وقت ہے جب دونوں قولوں کے اختلاف کے مطابق ظہر کا وقت ختم ہو جائے، یعنی

امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو مثل سایہ ہونے کے بعد (عصر کے وقت کی ابتدا) ہے، اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل سایہ ہونے کے بعد (عصر کے وقت کی ابتدا) ہے۔ **(جوھرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری، جلد 1، صفحہ 41، المطبعۃ الخیریۃ)**

سفر میں نمازِ عصر قضا ہونے کا علم ہو تو مذہبِ صاحبین پر مثلِ اول کے بعد ادا کرنے کی اجازت ہوگی، جیسا کہ ترکِ جماعت کے خوف سے مذہبِ صاحبین پر مثلِ اول کے بعد جماعت کے ساتھ نمازِ عصر ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ "یہاں کلکتہ میں آج کل آفتاب پونے چھ بجے غروب اور نمازِ عصر پونے چار بجے ادا کی جاتی ہے کہ اُس وقت سایہ سوائے سایہ اصلی کے دو مثل کسی طرح نہیں ہوتا اس صورت میں نماز مذہب مفتی بہ کے موافق ہوئی یا نہیں اور ایسی حالت میں جماعت میں شریک ہونا چاہیئے یا جماعت کا ترک اختیار کیا جائے"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "محتاط فی الدین کو لازم کہ اگر جانے کہ مجھے مثل ثانی کے بعد جماعت مل سکتی ہے اگرچہ ایک ہی آدمی کے ساتھ تو اس جماعت باطلہ یا کم از کم مکروہہ بکراہت شدیدہ میں شریک نہ ہو بلکہ وقت اجماعی پر اپنی جماعت صحیحہ نظیفہ ادا کرے **اور اگر جانے کہ پھر میرے ساتھ کوئی نہ ملے گا تو بتقلید صاحبین شریک جماعت ہوجائے** اور تحصیلِ صحت متفق علیہا و رفعِ کراہت کیلئے مثلِ ثانی کے بعد پھر اپنی تنہا ادا کرے"۔ **(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 132-136، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)**

اسی طرح سفر میں قافلہ نہ ٹھہرنے کی مجبوری کے سبب ظہر کے وقت میں ظہر کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "سفرِ مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث بمجبوری ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرلے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا، اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں، اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی انھیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشا کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کرلے کہ ان کو عصر و عشا کے ساتھ پڑھوں گا"۔ **(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 730،731، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)**

اگر ضرورتاً مثلِ اول کے بعد نمازِ عصر ادا کرلی تو مذہبِ صاحبین پر ادا ہوگئی اور اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد "ملفوظات اعلی حضرت" میں ہے:

عرض: اگر قبل دو مثل کے عصر کی نماز پڑھ لی جائے تو ہوجائے گی؟

ارشاد: ہاں! صاحبین (یعنی امام اعظم کے دو جلیل القدر شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کے نزدیک ہوجائے گی۔

عرض: کیا اِعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجب نہ ہوگا؟

ارشاد: فرض نہ ہوگا کہ اس قول پر بھی فتویٰ دیا گیا ہے اگرچہ صحیح و معتمد قولِ امام ہے"۔ **(ملفوظات اعلی حضرت، صفحہ 83،84، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)**

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1047

تاریخ اجراء : 13 رجب المرجب 1447ھ/03 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net